www.wilayattimes.com
اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ ولایت ٹائمز

WILAYAT TIMES

سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:04 ☆ شمارہ نمبر:05 ☆ تاریخ:29 جنوری 2018 تا 04 فروری 2018ء بمطابق 11 جمادی الاول تا 17 جمادی الاول 1439ھ ☆ صفحات:8

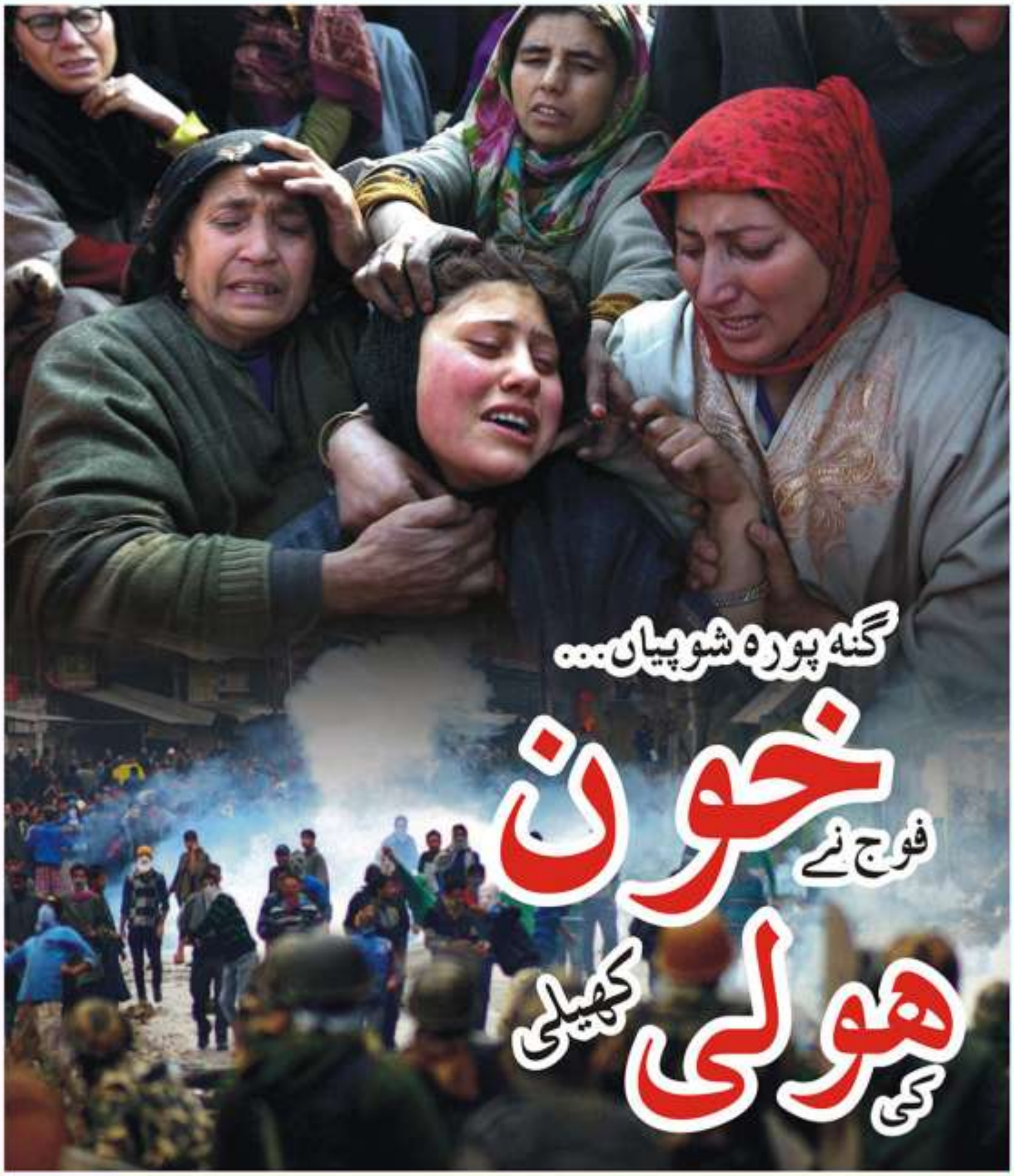

جاری صفحہ 2سے آگے: ہائے…زینب اور آصفہ؛

اس لئے کوئی اس کی جانب ٹیڑھی نگاہ سے بھی نہ دیکھے اور اس مقدس نام کے تقدس کے پیش نظر پورے خاندان میں زینب کی ایک خاص اہمیت و عزت تھی۔ لہٰذا اس تعلق کے حوالے سے بھی کہا جا سکتا ہے کہ زینب کو جس عظیم المرتبت خاتون کے نام نامی سے منسوب کیا گیا تھا۔ انہوں نے بھی ایک قلیل مدت میں مصائب کے ایک بڑے ریلے سے نہ صرف مقابلہ کیا بلکہ اس کا رخ قصر ظالم کی طرف یوں موڑ دیا کہ ظالموں کو اپنے ظلم کا ریلا ہی بہا لے گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا لقب ام المصائب قرار پایا۔ اور بلا تشبیہ قصور کی زینب نے زینب کربلا کی طرح ایک کم مدت میں بہت زیادہ اور سنگین مظالم سہہ کر اس دنیا سے رخصت ہوئی۔ وہاں یزید نے خاتون کربلا کے ساتھ گونا گوں مظالم روا رکھے اور یہاں یزید صفت درندے نے اس کلی کو مسل ڈالا اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ اگر کربلا کی شیر دل خاتون "ام المصائب" ہیں۔ تو ان کی یہ ننھی پیروکار "بنت المصائب" کہلائی جائے۔

باعث تشویش یہ ہے کہ زینب پہلی کم سن بچی ہے جس کے ساتھ یہ ظلم عظیم ہوا۔ اور نہ یہ آخری بچی ہوگی۔ بلکہ آثار و قرآئن کے مطابق یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہے گا کیونکہ صورت حال روز بروز بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ پاکستان پنجاب کے جس ضلع یعنی قصور میں یہ الم ناک سانحہ پیش آیا۔ ۲۰۱۵ میں اس جائے وقوعہ سے محض چند کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع حسین خان والا میں ایک جنسی سکینڈل سامنے آیا جس میں ۱۴ سال سے کم عمر والے بچوں کے ساتھ جنسی تشدد کیا گیا اور اس بہیمانہ فعل کی ویڈیو بھی بنائی گئی۔ گزشتہ چھ مہینے کے دوران زینب کے ساتھ پیش آمدہ واقعہ سے ملتے جلتے بارہ واقعات اسی ضلع قصور میں پیش آئے۔ معاملہ اسی ضلع تک ہی محدود ہوتا تو اس کا حل پیش کرنا قدرے آسان تھا۔ مگر اس قسم کے واقعات پورے معاشرے کی ابتری اور بے حسی بلکہ بے راہ روی کی غمازی کرتے ہیں۔ بی بی سی اردو سروس کی ایک رپورٹ کے مطابق روزانہ گیارہ بچے پاکستان میں جنسی زیادتی کا شکار ہوتے ہیں۔ اور اس میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا ہے۔ ساحل نامی ایک رضاکار تنظیم کی ایک تحقیق بتاتی ہے کہ ۲۰۱۶ میں بچوں کے متعلق اغوا، جنسی زیادتی اور جبری شادی کے ۴۱۳۹ کیس رجسٹر ہوئے۔

بہر حال انسانیت کے بدن پر لگے اس زخم سے تازہ خون رس ہی رہا تھا کہ ایک اور گھاؤ نے درد کی شدت کو دو چند کر دیا۔ ابھی زینب کی قبر کی مٹی گیلی تھی کہ ایک اور ننھی سی مسخ شدہ لاش کو اپنی گود میں دیکھ کر درد کے مارے زمین کا سینہ شق ہوا۔ اور اس لاش کو مسن و من الفور امانت اپنے پہلو میں لے لیا تا کہ روز محشر ان ننھی سی لاشوں کو اسی صورت میں اگل دے۔ جس ہیئت و صورت میں اس کے سپرد کی گئیں۔ اور پھر ان سے پوچھا جائے گا "کہ انہیں اس قدر بے دردی کے ساتھ کس قصور میں مارا گیا؟" واضح رہے قصور کے الم ناک واقعے کے چند روز بعد ہی جموں و کشمیر کے ضلع کٹھوا میں ایک اور کم سن بچی کے ساتھ بھی زینب کی داستان الم دہرائی گئی۔ ۸ سالہ آصفہ بھی جہاں دنیا سے بے خبر معصومیت کی بے خوف دنیا میں گمن تھی کہ کسی درندے نے اس کی معصومیت کو ہوس کے پنجوں سے تار تار کیا۔ ہر دو المناک واقعات میں اس قدر مماثلت ہے کہ جیسے دونوں واقعات کو سر انجام دینے والا ہاتھ ایک ہی ہے۔ کٹھوا کی آصفہ اور قصور کی زینب کو دو الگ الگ واقعات میں مختلف جگہوں پر تشدد کا نشانہ بنایا گیا لیکن ان کے تقابلی جائزہ سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ جیسے ان دو درندہ صفت پیکروں میں ایک ہی شیطانی روح حلول کر گئی تھی۔ جس انداز سے قصور اور کٹھوا میں اس گھناونے فعل کو انجام دیا گیا اور جو حیرت انگیز مماثلت ان دو مختلف واقعات میں پائی جاتی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہو نہ ہو دونوں کی انجام دہی میں یکساں محرک کارفرما رہا ہو۔

ان دلخراش سانحوں کا دوسرا پہلو بھی نہایت ہی امید شکن ہے۔ اور وہ پہلو یہ ہے کہ اب انسانی سماج نے نہ جانے کتنے درندوں کو آدم زات سمجھ کر اپنی پناہ گاہ میں پناہ دے رکھی ہے۔ اور سماج کے دیگر افراد ان درندوں کی اصل پہچان سے واقف ہی نہیں۔ پہلے پہل جب افراد و معاشرہ کے مابین ایک گہرا تعلق اور ایک دوسرے کے تئیں اصلاح کا جذبہ موجود تھا۔ ایسے بدقماش عناصر کا زیادہ دیر تک چھپا رہنا محال تھا۔ گو کہ اس وقت نگرانی کے یہ جدید آلات موجود نہیں تھے۔ لیکن ہر فرد کو یہ احساس تھا کہ وہ دیگر انسانوں کی نگرانی میں ہے۔ اور وہ سماج کے ہر فرد کے سامنے جوابدہ ہے۔ پہلے کے بہ نسبت سماجی سطح پر نگرانی کا فطری نظام کافی حد تک کمزور ہو گیا ہے۔ اس لحاظ سے ہمارے آباؤ اجداد ہم سے کافی زیادہ حساس اور زیرک تھے۔ کیونکہ ان کا کہنا تھا کہ جو انسانیت کے سطح آب پر رواں دواں معاشرے کی ناؤ میں اپنی جگہ پر چھید نے والا پورے معاشرے کو ڈبونے کا عمل انجام دے رہا ہے۔ اور اس فرد و معاشرہ کی یہ منطق کسی بھی لحاظ سے قابل قبول ہی نہیں کہ وہ اسی جگہ سماجی ناؤ میں چھید کر رہا ہے جو اس نے حسب حیثیت گھیر رکھی ہے۔ لیکن موجودہ دور میں ایک ہی معاشرے میں رہ رہے افراد کے مابین آپسی نگرانی اور ایک دوسرے کے تئیں فکرمندی کا جذبہ ماند پڑ گیا ہے اور یہ بات ہر شخص کے ورد زبان ہے کہ کوئی کیا کرے اسے ہمارا کیا واسطہ۔ اور ہمیں کیا کرنا اسے کسی کو کیا لینا دینا۔ سماجی رابطے کے ذرائع کی بھرمار ہے لیکن پھر بھی ہر فرد خود کو تنہائی میں خود کو خود مختار محسوس کرتا ہے۔ اور اپنی ایک الگ تھلگ دنیا میں مست ہے۔ جہاں اسے کوئی دیکھنے بھالنے والا ہے نہ روکنے ٹوکنے والا۔ ہم نے اس سماجی آنکھ کی بصارت کو کھو دیا ہے جو ہمیں خطرے سے قبل ہی خطرے کی بھنک دیتی تھی اور اپنی آنکھیں موند کر اب نگرانی کا سارا معاملہ ہی سی۔سی ٹی وی کیمرا کے حوالے کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے جب بھی کوئی ایسا واقعہ پیش آتا ہے تو اپنی آنکھوں میں جھانکنے کے بجائے سی سی۔ٹی وی کی فوٹیج دیکھنے میں محو ہو جاتے ہیں۔ یہ کسی معاشرتی المیہ سے کم نہیں کہ ایک انسان دیکھتے ہی دیکھتے درندہ بن جائے۔ وہ اشرف المخلوقات کے اوج کمال سے گر کر سطحیت کے آخری طبقے میں جا پہنچے اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ نہ جانے وہ قیافہ شناس کیا ہوئے جو اپنے معاشرے کے کسی فرد میں ہو رہی باطنی تغیر کو اسکے چہرے سے تاڑتے تھے۔ اور اسے پہلے کہ وہ ذلالت کی گہری کھائی میں جا گرتا اسے بچانے کی سعی کرتے تھے۔ لیکن اب تو کسی کو کسی کی جانب دیکھنا تک گوارا نہیں۔ اس کو تنزل سے کیسے بچایا جا سکے۔

باعث تشویش بات یہ ہے کہ دنیا میں انسانی اقدار کا جنازہ ہر روز ایسے ہی کسی نہ کسی بظاہر چھوٹے مگر بھاری بھرکم جنازے کی صورت میں اٹھتا ہے۔ ان دو دلدوز واقعات نے باور کرایا کہ انسانیت قریب المرگ ہے۔ اور زینب اور آصفہ جیسی ادھ کھلی کلیوں کا کسی کی دست درازی سے مسل جانا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ اب چمنستان آدمیت میں وہ کبھی نہ سونے والی نرگسی آنکھ نہ رہی جو ہمہ وقت اس کی نگرانی پر معمور تھی۔ مشام الفت و محبت کو معطر کرنے والا گلاب یہاں ناپید ہے جو عطر بیزی سے نفرت کی فضا و تعفن ختم ہونے نہیں دیتا تھا۔ اب تو گل لالہ کی طرح یہاں خون میں قبا اوڑھے دل میں انسانی ہمدردی کا داغ لئے کوئی فرد دکھائی نہیں دیتا ہے۔ اور رنگین نوا بلبلیں نغمۂ انسانیت بھول گئیں انہیں اب گنگنانا بھی نہیں آتا۔ ان کانٹوں میں چبھن ہی کہاں رہی جو مزاحمت کی علامت تھے اور ہر دست دراز کے ہاتھ کو لہولہان کرتے تھے جو ادھ کھلی کلیوں کو مسلنے کچلنے کی غرض سے اپنا ہاتھ بڑھانے کی جسارت کرتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اب آئے روز زینب، آصفہ، اسماء، کائنات بتول، تابندہ، غنی، بصیرہ فیاض، رامتی، پریانکا، سندر یا جیسی ادھ کھلی کلیوں کو مسلا کچلا جاتا ہے اور ہم سب دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔ بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارا اجتماعی دیکھ ریکھ کا نظام کس قدر زوال آمادہ ہے۔ اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا وہ بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے بقول کے

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

باعث تشویش بات یہ ہے کہ اس قسم کی درندگی میں سماج کے مختلف طبقوں سے وابستہ افراد ملوث پائے گئے۔ ایک پاکستانی ٹی وی اداکارہ نادیہ جمیل جو اب شادی شدہ اور کئی بچوں کی ماں ہیں، نے اپنے بچپن سے متعلق انتہائی افسوسناک انکشاف کیا ہے۔ "سوشل میڈیا پر جاری پیغامات اور بی بی سی کے ساتھ دئے گئے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ جب وہ محض چار سال کی تھی تو اسے جنسی زیادتی کا شکار بنایا گیا۔" مجھے اس گھناؤنے عمل کا نشانہ قاری صاحب، ڈرائیور اور انتہائی تعلیم یافتہ اونچے گھرانے سے تعلق رکھنے والے خاندان کے قریبی شخص نے بنایا۔ وہ شخص اب شادی شدہ اور لندن میں اپنا کامیاب بزنس چلا رہا ہے۔" اس انکشاف سے کم از کم یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ یہ بدترین حرکت فقط ان افراد کے ہاتھوں سر انجام نہیں دی جاتی ہے (جیسا کہ عام تاثر دیا جاتا ہے) جو ذہنی مرض میں مبتلا ہوں۔ بلکہ بعض دفعہ تو ان قبیح ترین گناہوں میں مقدس مآب اور بظاہر جنٹل مین کہلائے جانے والے افراد بھی ملوث پائے گئے حتیٰ کہ یہ انسان نما درندے مقدس ترین لباس میں نیز مقدس ترین مقام پر بھی فائز ہو سکتے ہیں۔

بحیثیت مجموعی اس قسم کے واقعات سے یہ بات اخذ ہو جاتی ہے کہ مادی، سائنسی اور فنی اعتبار سے بام عروج پر پہنچنے والا موجودہ انسان سماجی، اخلاقی، معنوی اعتبار سے مسلسل زوال پزیری کی جانب گامزن ہے۔ دور ظلمت میں اس نے جس صبح آزادی کا خواب دیکھا تھا وہ سراغ دور دور تک کہیں دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ بقول فیض۔

یہ داغ داغ اجالا یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں
یہ وہ سحر تو نہیں جس کی آرزو لے کر
چلے تھے یار کہ مل جائے گی کہیں نہ کہیں

email: fidahussain007@gmail.com

ھائے...زینب اور آصفہ؛

یہ داغ داغ اجالا یہ شب گزیدہ سحر!

باعثِ تشویش بات یہ ھے کہ د نیا میں انسانی اقدار کا جنازہ ھر روز ایسے ھی کسی نہ کسی بظاھر چھوٹے مگر بھاری بھر کم جنازے کی صورت میں اٹھتا ھے .ان دو دلدوز واقعات نے باور کرایا کہ انسانیت قریب المر گ ھے .اور زینب اور آصفہ جیسی ادہ کھلی کلیوں کا کسی کی دست درازی سے مسل جانا اس بات کی غمازی کر تا ھے کہ اب چمنستان آدمیت میں وہ کبھی نہ سونے والی نر گسی آنکھ نہ رھی جو ھمہ وقت اس کی نگرانی پر معمور تھی. مشامِ الفت و محبت کو معطر کرنے والا گلاب یھاں ناپید ھے جو عطر بیز ی سے نفرت کی فضاء قائم ھونے نھیں دیتا تھا .اب تو گلِ لالہ کی طرح یھاں خونین قبا اوڑھے دل میں انسانی ھمدردی کا داغ لئے کوئی فرد دکھائی نھیں دیتاھے. اور رنگین نوا بلبلیں نغمۂ انسانیت بھول گئیں انھیں اب گنگنانا بھی نھیں آتا.

فدا حسین بالھامی

چند دن قبل پاکستانی صوبہ پنجاب کے ضلع قصور میں ایک دل فگار سانحہ رونما ہوا۔ جس میں ایک کم سن بچی کو انتہائی بے دردی کے ساتھ قتل کیا گیا۔اس بچی کا نام زینب تھا اور وہ مظلومیت کی علامت بن گئی۔اس کی وہ چیخ و پکار، جسے قاتل نے دبایا تھا، جیسے فضائے بسیط میں گونجنے لگی۔یہی وجہ ہے اس کے خون ناحق نے پورے پاکستان کو سراپا احتجاج ہونے پر مجبور کیا۔جس کسی کے پہلو میں انسان کا دل تھا وہ تڑپ اٹھا۔ایک انسان نما درندے نے ایک بچی کے ساتھ ظلم عظیم کر کے گویا پوری انسانیت کو سوگوار بنا دیا۔حساس طبیعت ماؤوں کو زینب کی دل موہ لینے والی تصویر میں اپنے بچوں کا عکس نظر آیا تو ان کا روم روم اس خیال سے کانپ اٹھا کہ کل کو ان کے ننھے منھے لاڈلوں کے ساتھ بھی یہی کچھ ہو سکتا ہے۔اس بہیمانہ قتل نے بچوں کے تئیں عدم تحفظ کے احساس کو نہ صرف بچوں کے کومل دلوں میں بلکہ ان کے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے ذہنوں میں پھر سے جگا دیا۔قرآن کریم کے مطابق کسی انسان نما درندے نے ایک زینب کی عصمت و حرمت کو پامال کر کے پوری انسانیت کی حرمت و عصمت کو پامال کیا۔ایک معصوم کی کیا جان لی گویا اس نے زمین پر ننھے فرشتوں کا اجتماعی قتل کیا۔

زینب کے متعلق جو معلومات الیکٹرانک، پرنٹ اور سوشل میڈیا میں مشتہر ہوئیں۔ان کے مطابق اس کے والدین زیارت حرمین کی غرض سے گھر سے دور تھے۔ظاہری بات ہے کہ بچے اپنے ماں باپ کی وقتی جدائی سے بھی نڈھال ہو جاتے ہیں۔اور جب تک وہ واپس لوٹ کر نہ آئیں ان کا دل و دماغ چشم براہ ہوتا ہے۔کم سن زینب کو بھی اپنے والدین کی وقتی جدائی نے ضرور متاثر کیا ہوگا۔لیکن شاید یہ سوچ کر اس نے اپنے معصوم من کو یوں بہلایا ہوگا کہ اس کے والدین خدا کے گھر مہمان بن کر گئے ہیں اور بہت جلد لوٹ آئیں گے۔اور اس کے لئے خدا کے یہاں سے بہت سارے تحفے تحائف بھی لے آئیں گے۔نہ جانے اس کے پاک و پاکیزہ اور معصومیت سے معمور ذہن میں کتنے خوشگوار خیالات محو گردش رہے ہوں گے۔ممکن ہے اس نے سوچا ہوگا کہ جب اس کے ابو اور امی مقدس سفر سے لوٹ آئیں گے تو سب سے پہلے کون مجھے گودی میں لے کر پیار کرے گا۔اور میں دوڑ کر کس سے لپٹ جاؤں گی، امی سے یا ابو سے؟۔۔۔۔۔یہ بھی ممکن ہے اس مقدس سفر پر روانہ ہوتے وقت زینب نے اپنے والدین سے کوئی فرمائش بھی کی ہو۔اور اب اس یقین کے ساتھ اس نے انتظار کا ایک ایک لمحہ گزارا ہوگا۔کہ اس کی فرمائش ضرور پوری ہوگی۔اسی طرح دوسری جانب دورکرتے زینب کے والدین کو بھی خانہ خدا میں بھی اپنے گھر کا خیال ضرور آیا ہوگا۔گھر کے دیگر افراد کے ساتھ ساتھ اس پیاری سی بچی کی تصویر بھی بار بار ان کے اذہان میں منعکس ہوتی ہوگی۔انہوں نے ضرور بالضرور اپنی پیاری زینب کی لمبی عمر اور کامیاب زندگی کے لئے دعا کی ہوگی۔انہیں خدا کی یاد نے بھی اپنی بچی کی یاد سے غافل نہیں کیا ہوگا۔وہ بھی اس بات سے ضرور واقف ہوں گے کہ جب بھی رسول خداؐ دور کہیں سفر پر جاتے تھے تو وہ سب سے آخر میں اپنی لاڈلی بیٹی خاتون جنت سے رخصت لیتے تھے اور جب سفر سے واپس لوٹتے۔تو سب سے پہلے اپنی بیٹی فاطمہ علیہا سلام کو ہی دیکھنے جاتے۔اور سیرت کے اسی پہلو کو مدنظر رکھ کر ان کے ذہن کے کسی کونے میں یہ خیال رہا ہوگا کہ وہ بھی اپنی لاڈلی اور ننھی سی بیٹی زینب کو سب سے پہلے گلے لگا کر ڈھیر سارا پیار دیں گے۔چنانچہ ماں اپنی ممتا اور باپ شفقت پدری کو ایام جدائی میں اپنے بچوں کے لئے بچا کے رکھتے ہیں۔اور جب انہیں اپنے بچوں کا قرب دوبارہ نصیب ہو جاتا ہے تو پھر اس محفوظ کی ہوئی ممتا اور شفقت کو ایک ساتھ اپنے پیاروں پر وار دیتے ہیں۔ہائے افسوس! ان والدین کی بدنصیبی جنہوں نے یہ سوچا ہوگا کہ ان کی کم سن بیٹی انہیں دیکھتی ہی تو اچھل کر ان کی گود میں آ جائے گی۔لیکن ان کی گود میں آنے سے پہلے ہی وہ موت کی گود میں جا کر سو گئی۔اب تو وہ ممتا اور شفقت جو انہوں نے اپنی نازک سی بیٹی کے لئے رکھ چھوڑی تھی وہ ان کے لئے عمر بھر سوہان روح بن جائے گی۔

بہرحال آج پھر ایک ننھی سی کلی بجسن انسانیت کو سوگوار کر گئی۔گو کہ پوری انسانیت اس کے غم میں نوحہ کناں ہے لیکن پھر بھی قلم اور زبان اس کرب کو ظاہر کرنے سے قاصر ہے کہ جو اس معصوم بچی نے جھیلا۔افسوس صد افسوس! ایک ننھی سی جان بیک وقت تہرے جرم کا شکار ہوئی۔وہ درس قرآن کی غرض سے گھر نکلی تھی کہ ایک انسان نما شیطان نے اسے پکڑ کر پہلے اغوا کیا اس کی عصمت دری کی اور پھر بڑی بے دردی کے ساتھ قتل کیا۔ستم بالائے ستم یہ کہ ننھی سی لاش کی بے حرمتی کر کے کچرے کے ڈھیر میں پھینکا گیا۔یعنی ظلم و تعدی کی فہرست میں جو بھی سر فہرست مظالم ہیں وہ سب کے سب مظلوم بچی کے ساتھ ہوئے۔پانچ دن کی مختصر سی مدت میں ایسے ناقابل برداشت جرائم کا سامنا کیسے اس نازک سی بچی نے کیا ہوگا، سوچ کر کلیجہ منہ کو آتا، جگر چھلنی ہوا جاتا ہے۔جو مظالم چار صدیوں پر بھی بھاری ہے وہ مظالم زینب نے چار پانچ دن میں برداشت کئے۔اندازہ لگانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے کہ وہ بیچاری کس قدر اذیت اور درد و کرب کے کن روح فرسا مراحل سے گزری ہوگی۔چنانچہ اس مظلوم بچی کے والدین نے اسے خانوادۂ رسالت کی ایک مظلوم ترین خاتون زینب کبریٰ کے اسم مبارک سے مسمّیٰ کیا تھا۔مقتول زینب کی ماں کے مطابق زینب کے والد ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ "ہم نے خاندان رسالت کے والہانہ عقیدت و محبت کے پیش نظر اس کا نام رکھا ہے۔

(بقیہ صفحہ نمبر2)

گنہ پورہ شوپیاں...
فوج نے خون کی ہولی کھیلی

سرینگر/گنہ پورہ شوپیاں میں فوج نے راہگیروں پر بندوقوں کے دہانے کھولے جس کے نتیجے میں 11 افراد گولیاں لگنے سے شدید طور پر زخمی ہوئے جن میں سے 2 کی اسپتال میں موت واقع ہوئی۔ دو عام شہریوں کی موت واقع ہونے کی خبر پھیلتے ہی شوپیاں، پلوامہ اور کولگام میں نوجوانوں نے سڑکوں پر آکر احتجاجی مظاہرے کئے اور ملوث فوجی اہلکاروں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا۔ مقامی لوگوں کے مطابق گنہ پورہ میں سہ پہر کے بعد فوجی گاڑیاں نمودار ہوئی جس دوران معمولی سنگباری ہوئی تاہم فوجی اہلکاروں نے نوجوانوں پر بندوقوں کے دہانے کھولے اور کئی منٹوں تک اُن پر فائرنگ کی جس کی وجہ سے ایک درجن کے قریب نوجوان خون میں لت پت ہوئے۔ چیف میڈیکل آفیسر شوپیاں نے اس بات کی تصدیق کی کہ گولیاں لگنے سے زخمی دو نوجوانوں کی اسپتال میں موت واقع ہوئی ہے۔ دریں اثنا ایس ایس پی شوپیاں نے ہلاکتوں کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ فوج کے خلاف کیس درج کرکے تحقیقات شروع کی گئی ہے۔ ادھر ڈویژنل کمشنر کشمیر نے ڈپٹی کمشنر شوپیاں کو انکوائری آفیسر مقرر کرکے 15 دنوں کے اندر اندر رپورٹ پیش کرنے کے احکامات صادر کئے ہیں۔ جے کے این ایس کے مطابق گنہ پورہ شوپیاں میں اُس وقت سنسنی اور خوف و دہشت کا ماحول پھیل گیا جب فوجی اہلکاروں نے معمولی پتھراؤ کرنے والے نوجوانوں کو منتشر کرنے کیلئے بندوقوں کے دہانے کھولے جس کے نتیجے میں 12 افراد خون میں لت پت ہو گئے اگر چہ لوگوں نے زخمیوں کو فوری طور پر ضلع اسپتال پہنچایا تاہم ڈاکٹروں نے 18 سالہ جاوید احمد بٹ ساکنہ بلہ پورہ اور 20 سالہ سہیل جاوید لون ساکنہ راولپورہ شوپیاں کو مردہ قرار دیا جبکہ شدید زخمیوں سے دو کو نازک حالت میں سرینگر منتقل کیا گیا ہے۔ نمائندے کے مطابق دو عام شہریوں کی فورسز کے ہاتھوں ہلاکت کی خبر پھیلتے ہی پہاڑی ضلع شوپیاں، پلوامہ اور کولگام میں سراسیمگی پھیل گئی اور کثیر تعداد میں نوجوانوں نے سڑکوں پر آکر فوج کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے۔ نمائندے کے مطابق گنہ پورہ شوپیاں، گول چکر، بلہ پورہ، راولپورہ اور اس کے ملحقہ علاقوں میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ گھروں سے باہر آئے اور گنہ پورہ کی طرف پیش قدمی شروع کی جس دوران پورا علاقہ اسلام و آزادی کے نعروں سے گونج اٹھا۔ نمائندے کے مطابق اگر چہ ضلع انتظامیہ نے مزید کسی ناخوشگوار واقعے کو ٹالنے کیلئے پولیس و فورسز کی تعیناتی عمل میں لائی تاہم لوگوں کے تیور دیکھ کر سیکورٹی فورسز کو واپس بلایا گیا۔ ذرائع کے مطابق شوپیاں میں حالات کشیدہ اور پر تناؤ بنے ہوئے ہیں، ہزاروں کی تعداد میں لوگوں

نے نوجوانوں کی نعشوں کو کاندھوں پر اٹھا کر انہیں اپنے اپنے آبائی علاقوں کی طرف روانہ کیا۔ نمائندے نے مقامی لوگوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ عام شہریوں پر بندوقوں کے دہانے کھولے اور دو نوجوانوں کی موت واقع ہونے پر لوگوں میں شدید غم و غصہ پایا جا رہا ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق معمولی سنگباری ہو رہی تھی دو نوجوانوں کی جانوں کو بچایا بھی جا سکتا تھا اگر فوجی اہلکار اپنے غصے پر قابو رکھ پاتے تاہم ابھی گاڑی پر پتھر بھی نہیں لگا تھا کہ فورسز اہلکاروں نے نوجوانوں پر بندوقوں کے دہانے کھولے۔ مقامی لوگوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ پتھراؤ کی آڑ میں فوج نے راہ چلتے عام شہریوں پر بھی گولیاں برسائیں جس کے نتیجے میں ایک درجن سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں۔ مقامی لوگوں نے بتایا کہ زخمیوں کو شوپیاں، پلوامہ اور سرینگر کے اسپتالوں کو منتقل کیا گیا ہے۔ چیف میڈیکل آفیسر شوپیاں نے اس بات کی تصدیق کی کہ دو نوجوان جنہیں گولیاں لگی تھیں کی موت واقع ہوئی ہے۔ سی ایم او کے مطابق جسم میں گولیاں پیوست ہونے کے باعث نوجوان اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ دریں اثنا ڈویژنل کمشنر کشمیر بصیر احمد خان نے شوپیاں میں فوج کے ہاتھوں دو نوجوانوں کی ہلاکت کے واقعے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے ڈپٹی کمشنر شوپیاں محمد اعجاز کو انکوائری آفیسر مقرر کرکے فوری طور پر رپورٹ پیش کرنے کے احکامات صادر کئے ہیں۔ ڈویژنل کمشنر کشمیر نے ڈپٹی کمشنر کو 15 روز کے اندر اندر ڈویژنل کمشنر آفیسر میں رپورٹ جمع کرنے کا فرمان جاری کیا ہے۔ جے کے این ایس نے اس ضمن میں جب ایس ایس پی شوپیاں ایس ایس امبار کر کے ساتھ رابطہ قائم کیا تو ان کا کہنا تھا کہ فوج کے خلاف ایف آئی آر درج کیا گیا ہے۔ ایس ایس پی کے مطابق نوجوانوں کو کیسے گولیاں لگی اس ضمن میں بڑے پیمانے پر تحقیقات شروع کی گئی ہے اور جو کوئی بھی اس ضمن میں ملوث قرار پائے گا اُس کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

شوپیاں میں معصوموں کی ہلاکت ایک منصوبہ بند سازش کا حصہ

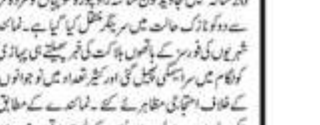

جموں/ مشترکہ مزاحمتی قیادت سید علی گیلانی، میرواعظ عمر فاروق اور محمد یٰسین ملک نے شوپیان معرکے میں جاں بحق ہوئے عسکریت پسندوں کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے، جبکہ دو معصوم نہتے جوانوں کو راست فائرنگ کے نتیجے میں ہلاک کرنے اور متعدد کو پیلٹ اور بلٹ کے ذریعے زخمی کرنے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ قابض فورسز نے ریاست کی نوجوان نسل کو ایک منصوبہ بند سازش کے تحت ہلاک کرنے کا سلسلہ دراز کیا ہوا ہے۔ مشترکہ بیان میں مزاحمتی قیادت نے شہدائے شوپیان کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ ہمارے یہ نوجوان عالمی ضمیر کو جگانے اور اپنی قوم کو جبری فوجی قبضے سے آزاد کرنے کے لیے اپنی معصوم زندگیوں کو قربان کر رہے ہیں، تاکہ اقوام عالم ان قربانیوں کا نوٹس لے کر جموں کشمیر کے مظلوم عوام سے کئے گئے وعدوں کو پورا کرنے کے حوالے سے اپنا منصفی فریضہ انجام دے جبکہ ساتھ ہی ہماری قوم پر بھی یہ اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان عظیم اور بے مثال قربانیوں کی حفاظت کریں اور کسی بھی سطح پر ظالم اور ان کے مقامی مددگاروں کا ساتھ نہ دے جو ہمارے ان ادھ کھلے پھولوں کو مسل کر ہمارے باغ کو لالہ زار بنا رہے ہیں۔ مزاحمتی قیادت نے پُرامن احتجاج کر رہے مظاہرین پر اندھی طاقت کے استعمال کے نتیجے میں معصوم نوجوانوں کی ہلاکت اور درجنوں کے زخمی کرنے کی کارروائی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ صورت حال کسی بھی انسان کے لیے قابل برداشت نہیں ہو سکتی ہے۔ مشترکہ مزاحمتی قیادت نے عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں اور انسان دوست تنظیموں سے اپیل کی وہ ان انسانیت سوز اور وحشیانہ کارروائیوں کے خلاف اپنی آواز بلند کرکے مظلوم قوم کے تئیں اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔ قائدین نے جموں کشمیر کی موجودہ صورتحال کو انتہائی گھمبیر اور تشویشناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ بھارتی فورسز نے ریاست کے اطراف و اکناف میں ریاستی دہشت گردی کا بازار گرم کر رکھا ہے اور وہ یہاں منصوبہ بند طریقے پر ہمارے نوجوانوں، بچوں اور یہاں تک کہ خواتین کو اپنی درندگی کا نشانہ بنا کر انہیں دن دھاڑے قتل کر رہا ہے۔ سید علی گیلانی نے کہا بھارت کی غلامی میں ہماری کوئی بھی چیز محفوظ نہیں ہے، چاہے ہمارا دین ایمان، جان، مال، تعلیم، وسائل، جائیداد، عزت، مکان سکون، وقار، شناخت ہو سب کچھ داؤ پر لگا ہوا ہے۔ اس لیے ہمیں اس غلامی کی لعنت سے آزادی حاصل کرنے کے لیے اپنی جدوجہد کو جاری رکھنا چاہیے۔

علی محمد ساگر:
شوپیاں میں خونی سانحہ سے انسانیت سرمشار

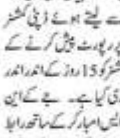

جموں/ جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس نے شوپیان کے پیش آئے انسانیت سوز حقوق بشری کی بدترین پامالی کے واقعہ کو بدقسمتی سے تعبیر کرتے ہوئے پارٹی کے جنرل سیکریٹری ایڈوکیٹ علی محمد ساگر نے پارٹی ہیڈ کوارٹر پر ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کے ساتھ بات کرتے ہوئے کہا کہ پی ڈی پی کے دور حکومت میں ایسے واقعات معمول بن گیا ہے اور یہ سلسلہ ختم ہونے کی کوئی آس نظر نہیں آتی ہے۔ ساگر نے کہا کہ یہ سلسلہ جاری رہنے پر اہل کشمیر پریشان حال، مایوس کن اور ہر طبقہ اپنے آپ کو عدم تحفظ کا احساس ان میں بڑھتا جا رہا ہے جو ایک آتش فشاں پہاڑ کے لاوا کی شکل میں کسی بھی وقت پھٹ جانے کا احتمال ہے۔ انہوں نے کہا معلوم ہی نہیں ہوتا کہ ریاست پردہ والے فورسز یا ممتحن اور غیر سنجیدہ نظر و اسرار کار حکومت چلاتے ہیں۔ اصل میں ریاست کی حکومت کی کمان اور لگام تو پورا آقاؤں کے ہاتھوں میں اور ان کے ہی ہدایات اور احکامات پر موجودہ ریاست کی خاتون وزیر اعلیٰ اپنی حکومت چلاتی ہے۔ انہوں نے کہا ریاست کی وزیر اعلیٰ جو یونیفائیڈ کمانڈ کی سربراہ بھی ہے لیکن بدقسمتی سے اس کے دائرہ اختیار میں وہ احکامات نہیں ہے جو انہیں یونیفائیڈ کمانڈ کے سربراہ کی حیثیت سے ہونے چاہیئے تھے۔ انہوں نے کہا اس واقعہ کی جس قدر بھی مذمت، ملامت کی جائے کم ہے۔ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ ریاستی گورنمنٹ کی پالیسی کیا ہے 1990 کی طرح جنوبی کشمیر، وسطی کشمیر اور شمالی کشمیر میں بھی ہلاکتوں کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ بے گناہوں کا خون ہر سو بہایا جا رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ نوجوانوں کی نسل کشی ایک منصوبہ بند سازش کے تحت 1990 کی طرح جاری ہے پوری وادی میں دہشت برپا ہو۔

کابل میں دھماکہ، 40 افراد ہلاک اور 140 سے زائد زخمی

کابل/ افغانستان کے دار الحکومت کابل کے انتہائی حساس علاقے میں کار بم دھماکے کے نتیجے میں 40 افراد ہلاک اور 140 سے زائد زخمی ہو گئے ہیں۔ افغانستان کے دار الحکومت کابل میں ہونے والے دھماکے میں اب تک 40 افراد کی ہلاکت کی اطلاعات ہیں۔ افغان وزارت داخلہ نے دھماکے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ دھماکہ صدارت اسکوائر میں وزارت داخلہ کی پرانی عمارت کے سامنے ہوا جہاں کئی غیر ملکی سفارتخانے اور سرکاری عمارتیں بھی موجود ہیں۔ افغان وزارت صحت کا کہنا ہے کہ حملہ کار میں موجود دھماکہ خیز مواد کے ذریعے کیا گیا جس کے نتیجے میں فوری طور پر درجنوں افراد زخمی ہوئے جنہیں مختلف اسپتالوں میں پہنچا دیا گیا تاہم اب اسپتال انتظامیہ کی جانب سے تصدیق ہوئی ہے کہ واقعے میں 40 افراد ہلاک ہو چکے ہیں جب کہ 140 افراد زخمی ہوئے ہیں جن میں بعض زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔

طلال بن ولید 2 ماہ قید میں رہنے کے بعد رہا

ریاض/ سعودی عرب میں گرفتار بیشتر شہزادے سمجھوتوں کے بعد رہا۔ شہزادہ طلال ان 200 کے قریب شہزادوں، امراء، وزیروں اور امیر کاروباری شخصیات میں شامل تھے جنہیں انسداد بدعنوانی مہم کے دوران کرپشن الزامات میں گرفتار کیا گیا تھا۔ سعودی عرب میں کرپشن الزامات کے تحت گرفتار ارب پتی کاروباری شخصیت شہزادہ طلال بن ولید کو رہا کر دیا گیا ہے۔ خبر ایجنسی نے اہل خانہ کے حوالے سے بتایا ہے کہ طلال بن ولید 2 ماہ قید میں رہنے کے بعد رہا ہو کر گھر پہنچ گئے ہیں۔ شہزادہ طلال ان 200 کے قریب شہزادوں، امراء، وزیروں اور امیر کاروباری شخصیات میں شامل تھے جنہیں انسداد بدعنوانی مہم کے دوران کرپشن الزامات میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ان تمام افراد کو دار الحکومت ریاض کے مشہور کارلٹن ہوٹل میں قید کیا گیا تھا اور اس وقت سے یہ ہوٹل عام افراد کے لیے بند کر دیا گیا تھا۔ خبر ایجنسی کا کہنا ہے کہ گرفتار کیے گئے بیشتر شہزادوں اور امراء کو رہا کر دیا گیا ہے، ان کی رہائی حکومت سے سمجھوتوں کے تحت عمل میں آئی ہے تاہم ان سمجھوتوں کی تفصیلات سامنے نہیں آئیں۔ دوسری جانب ہوٹل کو بھی 14 فروری یعنی ویلنٹائن ڈے کے دن عوام کے لیے کھول دیا جائے گا۔ سعودی حکام کے مطابق بدعنوانی کے الزام میں گرفتار شہزادوں اور امراء کے ساتھ مالی سمجھوتوں سے سرکاری خزانے میں کم از کم ایک سو ارب ڈالرز آئیں گے۔ رہائی سے چند گھنٹے قبل روئٹرز کو دیے گئے انٹرویو میں شہزادہ طلال بن ولید نے کہا کہ ان پر کرپشن کے کوئی چارجز عائد نہیں کیے گئے بلکہ حکومت اور ان کے درمیان کچھ مالی معاملات پر اہم بات چیت ہوئی ہے، مجھے یقین ہے کہ آئندہ چند روز میں تمام غلط فہمیاں ختم ہو جائیں گی۔

شام کا بحران حل کرنے میں بشار اسد کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا

استنبول/ ترکی کے وزیر اعظم بن علی ایلدریم نے کہا ہے کہ شام کے صدر بشار اسد کے بغیر شام کے بحران کو حل نہیں کیا جا سکتا۔ مہر خبر رساں ایجنسی نے النشرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ترکی کے وزیر اعظم بن علی ایلدریم نے کہا ہے کہ شام کے صدر بشار اسد کے بغیر شام کے بحران کو حل نہیں کیا جا سکتا۔ ترک وزیر اعظم نے کہا کہ شام کا بحران حل کرنے کے سلسلے میں شام کے صدر بشار اسد کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس سے شام میں ہرج و مرج پیدا ہو جائے گا۔ واضح رہے کہ ترکی نے شام کے شہر عفرین میں امریکہ کے حمایت یافتہ کرد باغیوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے اپنی فوج شام کی سرحدوں کے اندر بھیج دی ہے جو بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی ہے ادھر امریکہ کی بھی شام میں فوجی موجودگی غیر قانونی اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ شامی حکومت نے ترکی کی فوجی یلغار کی مذمت کرتے ہوئے اسے شام کی ارضی سالمیت کے لئے خطرہ قرار دیا ہے۔

آیت اللہ سیستانی:
پاکستان امریکی مداخلت کی وجہ سے مشکلات کا شکار ؛ قومی اتحاد لازم ملزوم

بغداد/ مرجع بزرگ آیت اللہ سید علی سیستانی نے کہا کہ پاکستانی عوام اپنے اندر اتحاد و اتفاق کو مضبوط کریں، یہ بات انہوں نے اصفریہ علم و عمل کے ایک وفد سے ملاقات میں کہی۔ "ولایت ٹائمز" نے "کربلا" سے نقل کیا ہے کہ مرجع بزرگ آیت اللہ سیستانی نے کہا کہ میں ہمیشہ پاکستان اور بھارت کے معاملات سے باخبر رہتا ہوں اور انکی ترقی اور بہتری کے لئے دعا گو ہوں، انہوں نے کہا کہ پاکستان امریکی مداخلت کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہے اور اسکا حل یہ ہے کہ پاکستانی عوام اپنے اندر اتحاد پیدا کرلے۔ انہوں نے کہا کہ بیرونی قوتوں سے مقابلہ کے لئے پاکستان کو قومی اتحاد تشکیل دینے پر سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ آیت اللہ سید علی سیستانی نے کہا کہ علم ایک سرمایہ ہے اور پاکستانی ملت کو اپنے بچوں کو جدید علم کے ساتھ ساتھ اسلامی علوم، اخلاقیات اور اقدار سے آشنا کروانے کے لئے بھی کوشش کرنی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ دشمن شیعہ مسلمانوں کے آپسی اتحاد کو بھی کمزور کرنے کی کوشش کر رہا ہے لہذا اس بات کی بھی یقین دہانی کی جائے کہ کسی کو بھی دشمن کی سازش کو کامیاب بنانے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔

نماز جمعہ کے خطبوں کے دوران آیت اللہ سیستانی کے نمائندے پر قاتلانہ حملہ ناکام

بغداد/ عراق میں آیت اللہ سیستانی کے نمائندے شیخ عبدالمہدی کربلائی پر قاتلانہ حملہ ناکام بنادیا گیا ہے۔ عراق میں آیت اللہ سیستانی کے نمائندے شیخ عبدالمہدی کربلائی پر قاتلانہ حملہ ناکام بنادیا گیا ہے۔ شیخ عبدالمہدی کربلائی کے دفتر کے انچارج سید مرتضیٰ حسینی نے اعلان کیا ہے نماز جمعہ کے خطبوں کے دوران شیخ مہدی کربلائی پر ایک شخص نے حملہ کرنے کی کوشش کی جسے ناکام بنادیا گیا۔

ملیحہ لودھی:
سلامتی کونسل ناکام، عوام کا بھروسہ اٹھتا جا رہا ہے

جینوا/ اقوام متحدہ میں پاکستان کی مستقل مندوب ملیحہ لودھی کا کہنا ہے کہ کشمیر اور فلسطین کے معاملے پر اقوام متحدہ کی ساکھ خطرے میں ہے۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کی مستقل مندوب ملیحہ لودھی نے مشرق وسطی سے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر 478 تمام ممالک کو بیت المقدس سے سفارتخانے ختم کرنے کا مطالبہ کرتی ہے، بیت المقدس میں سفارتخانے کی منتقلی اسرائیل کے غیر قانونی قبضے کو دوام دینے کے مترادف ہے جبکہ سفارتخانوں کی بیت المقدس منتقلی سے مشرق وسطی کی صورتحال مزید خراب ہو جائے گی۔ ملیحہ لودھی نے کہا کہ کشمیر اور فلسطین کے معاملے پر اقوام متحدہ کی ساکھ خطرے میں ہے جبکہ پاکستان غیر ملکی قابضین کے خلاف جدوجہد کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کی مستقل مندوب کا کہنا تھا کہ اگر اقوام متحدہ نے اپنی قراردادوں پر عملدرآمد نہ کرایا تو عوام کا اعتماد ختم ہو جائے گا۔

Fake drugs a new challenge for Kashmir Society to combat

In 2017 an inspection conducted by the Drugs and food control Organization in Kashmir under 7086 inspections, 36 out of 1096 samples were found of "Not Standard Quality". Kashmir is being targeted more by the literate and educated criminals than by any other thing.

Sadaf Khursheed

Recently news came to front in which the new born babies were given expired injections at one of the leading maternity hospital in Kashmir Lal Ded. Be it the ignoring this fact or racket of fake drugs in Kashmir its people who always suffer.

Fake drug market is estimated at $200 billion by the world customs organizations and 30percent of drugs sold in developing nations are branded drugs which are counterfeited as reported by world Health organization (WHO).

According to an estimate 50 percent drugs consumed by people in Kashmir are substandard and even the life saving drugs Amoxicillin and Cerfriaxone supplied to the government hospitals are unsafe. In fact the whole drug market in Kashmir is flooded with these drugs.

The survey conducted by National Institute of Biologicals (NIB), Noida said that considerable amount of drugs sold in Kashmir were found not of standard quality both in hospitals as well as in open market.

The Kashmir Doctors association says that less then 1percent of drugs supplied to Kashmir are being checked and what is more dangerous is that the doctors prescribe these medicines despite knowing the health hazards.

In a speech by a noted Cardiologist Dr Naresh Tehran in 2012 in Srinagar termed Kashmir as the hub of spurious drugs in India and urged to government to take immediate steps to stop the distribution of these drugs and also urged the private companies to conduct a survey about these medicines. However 6 years have passed since and there seems no effort from the government to stop all this in Kashmir.

The much hyped "drug policy" has remained to papers only and the directions of the government some years back to prescribe the salt names only seems nowhere in practice.

In 2017 an inspection conducted by the Drugs and food control Organization in Kashmir under 7086 inspections, 36 out of 1096 samples were found of "Not Standard Quality".

Kashmir is being targeted more by the literate and educated criminals than by any other thing. (KNB)

Reconditioning interfaith dialogue, necessity of Islamic nation

Iraqi professor noted that religious dialogues should be reconditioned in relation with the necessities of the present time and also in regards to religious principles.

Manal Fenjan, professor of international law at Baghdad University, in an interview with Taqrib News Agency (TNA) counted sluggish Islamic thoughts as a reason behind vanishing original Islamic civilization..She urged for a review into previous religious thoughts and reform of the Fiq'h views which call people to Takfir saying," Every religious scholar should apply the Hadiths and guidelines tailored with his particular era."Iraqi law expert referred to Takfiri groups' applying religious recommendations of previous times without accredited comprehension of the Hadiths and said," Stagnation of Fiq'h thoughts will lead to an Islamic nation retarded from modern Islamic civilization."

She stressed necessity of increasing efforts to employ present capabilities to prevent expansion of Takfiri groups and added," Takfiri groups in the past three decades have grown due to financial supports by some powerful Islamic states" and added," These extremist groups will weaken the Islamic nation and impose the dominance of colonial powers allied with some Arab countries."

Manal Fenjan proposed action against satellite channels spreading Takfiri thoughts and dividing Islamic nations.

She also proposed passing a moral charter which prevents all extremist media to spread violence and Takfiri thoughts permitting Islamic countries to legally sue extremist satellite channels.

According to the Iraqi law expert the second step to foil extremist Takfiri moves is to notifying the nations via reconditioning the religious dialogue.

Hijab gives women freedom and identity:Imam Khamenei

Hijab brings about dignity. It makes women more valuable. It increases women's dignity and respect. Therefore, it is necessary to appreciate hijab and to be thankful to Islam for emphasizing hijab.

Our life will be over one day. All the pleasures and hardships are fleeting. You cannot understand this well, as long as you are young. During one's youth, one feels that everything in the world will stay the same and that nothing will change. But when one reaches our age, one realizes how quickly the world changes. Everything changes in the blink of an eye. Our real life will start on the other side: "And this life of the world is nothing but sport and play, and, as for the next abode, that most surely is the life," [The Holy Quran, 29: 64].

Our real life will start in the hereafter. "That is of which Allah gives the good news to His servants," [The Holy Quran, 42: 23]. This verse was among the holy verses that were recited in today's meeting. What Allah has promised is in the hereafter. Women of our society should observe hijab (modest dressing), modesty and [Islamic] principles, both for the sake of the hereafter and for the sake of maintaining national dignity and progress. This is a duty.

Putting oneself on display is a fleeting act, but it has permanent and destructive consequences for the country, for society, for ethics and even for policy-making. There might be certain hardships involved in observing modesty and religious restrictions, but the hardships are fleeting, while the positive effects are profound and permanent. Ladies should take extra care to observe hijab and modesty. It is their duty. It is a source of honor for them. It gives them an identity.

Hijab gives women freedom and identity. In spite of the senseless and superficial propaganda campaigns launched by materialistic people, hijab does not shackle women. By ignoring hijab and failing to cover what Allah the Exalted has asked them to cover, women undermine their own dignity and value. Hijab brings about dignity. It makes women more valuable. It increases women's dignity and respect. Therefore, it is necessary to appreciate hijab and to be thankful to Islam for emphasizing hijab. Hijab is among the blessings of God.

May 12, 2012

Hazrat Zeinab (as) proved a woman can play a role in society that no man can do

Lady Zeinab represents a multi-dimensional personality: she is wise and well-educated with great knowledge; a distinguished person; anyone who meets her, feels humble before the greatness of her wise soul and her insight.

Lady Zeinab (as) is a perfect example of a Muslim woman: a role model for women's education, which Islam presents before the eyes of the world.

Lady Zeinab represents a multi-dimensional personality: she is wise and well-educated with great knowledge; a distinguished person; anyone who meets her, feels humble before the greatness of her wise soul and her insight.

Perhaps one of the most important aspects that a Muslim woman's personality can reveal, for all to see, is her deep insight: which is indeed the effect of Islam on her. The Muslim woman's personality becomes so magnificent and glorious, through the blessing of faith and reliance on Divine mercy, that the greatest incidents appear trivial and insignificant to her.

During the lifetime of Lady Zeinab, this is the most visible and prominent dimension of her personality. An incident like the day of Ashura could not shatter Lady Zeinab. The glory and artificial grandeur of an oppressive, cruel regime, like that of Yazid and Ubayd Allah ibn Ziyad, could not humiliate Lady Zeinab.Lady Zeinab retains the same greatness and spiritual glory in Medina, where her excellency resides; in Karbala, the center of her afflictions; and in the palace of cruel individuals like Yazid and Ubayd Allah ibn Ziyad; instead, other personalities are humiliated before her. Yazid and Ubayd Allah ibn Ziyad--arrogant oppressors of their time--are humiliated before this captive and cuffed woman.Lady Zeinab has interwoven a woman's enthusiastic affection with a believer's greatness, stability, and sedateness of heart; and the clear, articulate language of a fighter, (Mujahed) on the path of God, and limpid insight that pours out of her mouth and heart, astonishes listeners and spectators.

Her feminine majesty causes the popular false figures to diminish before her. This is the magnificence of a woman whom is a fusion of humane affection-- in no man we can detect such enthusiastic affection-- and the sedateness of personality, endurance of the soul, that can overcome all the troubling hardships; and, on blistering flames it can bravely step and move forward.She teaches and educates the people; at the same time, she, like a kind mother, soothes the Imam of her time--Imam Sajjad (as); at the same time, like a strong barrier in the midst of that severe storm, she creates security and tranquility for the children of her brother--the children of Hussein (as), whom was lost in that tragedy.Hence, Lady Zeinab (sa) represents an all-embracing personality. Islam leads women towards this direction. The woman, with her feminine qualities--which the Almighty God has blessed her with--particular to women along with deep faith, along with steadiness due to reliance on the Lord, and with chastity, that illuminates the area around her, can play an exceptional role in society; no man is able to play such a role.Like a sturdy mountain of faith and, at the same time, like a fountain overflowing with affection, kindness and other emotions of a woman, she quenches the thirst of those in need of caressing from her fountain of patience and affection.Humans can be raised in such a supportive embrace. If a woman with such amazing qualities did not exist, humanity would have no meaning. This is the true sense of value and merit in a woman: something that a prejudiced Western mentality is unable to understand.Those who have not known the slightest degree of religion or spirituality, can never comprehend such greatness in a woman.Those who identify women as ornaments with makeup, as ignorant, and as toys for men's play, can by no means comprehend the basis of a woman's identity within the logic and viewpoint of Islam.

Ayatollah Khamenei, June 15, 2005

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

3rd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT Weekly TIMES

The Student of Govt.Middle School Patwaw Budgam Kashmir namely Adil Ali Rather is suffering from acute leukemia (Blood Cancer)and is undergoing treatment at SKIMS Soura .He belongs to poor family and cost of treatment is huge which is beyond the reach for his family .Kindly help him to save the precious life.

Account No:0078041000002207,IFSC:JAKA0MAJLIS

JK Bank Budgam Kashmir,

M.No:+91-9622757732

Vol:04 | Issue:05 | Pages:08 | 29th January 2017 to 4th February 2018 | Rs.5/-

JK CM Mehbooba Mufti "optimistic" about peace in Jammu and Kashmir

Centre was interested in creating a favourable atmosphere for dialogue by working with the state government:Dy.Cm

Srinagar:A day after two civilians were killed in Army firing in south Kashmir's Shopian district, shattering the fragile peace in Jammu and Kashmir, sources close to chief minister Mehbooba Mufti said on Sunday that she was "optimistic" that the state government's reconciliatory measures would bring peace to the Valley.

"Mehbooba Mufti is anguished with Saturday killing of two youths at Shopian, but she has not lost hope of winning the hearts people in the valley, particularly in south Kashmir, her party's bastion," a source said.

On Saturday, at least 200 stone-pelters had attacked an Army convoy in Shopian, following which the security personnel fired at the mob, killing two youths and injuring eight others. Political analysts had called the shooting a "potential setback" to the peace process.

J&K deputy chief minister Nirmal Singh said the Centre was interested in creating a favourable atmosphere for dialogue by working with the state government. "The state and the Centre are working together to win over the disgruntled youth of Kashmir. There is a need to counsel stone-pelters in the valley," he added.

A senior PDP minister reaffirmed that Saturday's firing may not affect the reconciliation process. "Proper care should be taken by security forces while dealing with miscreants," the minister added.

Sources said the J&K government was on path of reconciliation with Kashmiri youths after its announcement of amnesty for first-time stone-pelters. The CM had announced that the state government could pardon second-time stone-pelters as well.

There have been around 2,500 FIRs registered against stone-pelters in the last one and half years, after youths took to the streets to protest against the killing of Hizbul Mujahideen terrorist Burhan Wani in July 2016.

Mehbooba had even announced Rs 5 lakh as compensation to the next of kin of the victims killed during 2016 violence. The appointment of interlocutor Dineshwar Sharma by the Centre was a step in the right direction as it has given the state government the confidence to carry out panchayat polls in the coming months.

According to DGP SP Vaid, the process of giving amnesty to those booked in 2016 was yet to be completed. The authorities would take up cases of the last three years but it would take time, the DGP added.

The police have registered a case against Army major Aditya of 10 Garwal and his unit for murder and attempt to murder charges over Saturday's shooting of two stone-pelters in Shopian.

Ali Moahammad Wani of Gaw Kadal Srinagar is no more

Ali Muhammad Wani resident of Mandir Bagh Gaw Kadal Srinagar left this heavenly abode on Friday after brief ilness.The deceased was laid down to rest at his ancestral graveyard at Malkhah near Makhdoom Sahab Rope way Shrine.His Fatiha Khawani was held at 8.AM on 29th January 2018 following full day Majlis at residence. During his lifetime late Ali Muhammad Wani served people in his area which will be remembered forever.May Allah rest his soul in the eternal peace and give courage to deceased family to bear this great loss.

Aga Syed Mohammad Fazalullah passed away at Budgam Kashmir.

*Wilayat Times:*Prominent Islamic Cleric of Kashmir Aga Syed Mohammad Fazalullah Al-Moosavi Al- Safvi passed away at 11:30 am Monday after the prolong illness at his residence in Budgam Kashmir.President of One faction of Anjuman-e-Sharie Shian and Ayatollah Yousuf Trust,Hojatul Islam Wal Muslimeen Aga Syed Mohammad Fazalullah was born in Budgam and completed his Seminary education from Najaf in Iraq. He is a descendant of Mir Shamsuddin Araki, who came to Kashmir in the 13th century from the town of Araki in Iran.He was the son of Late Ayatollah Aga Syed Yousuf Kashmiri and his demise was widely condoled by Ulemas,people and politicians cutting across the political and ideological divides.With tearful eyes,Aga sahab was burried in Budgam at the Ayatollah Sarkar Mehdi Shrine. Thousands attended the last rituals and funeral of Aga Sahab.Director/Chief Editor of Wilayat Times and Young Seminary students of Howza Ilmia Qom Waseem Reza expressed grief and shock over the sad demise of valley's religious figure Aga Syed Mohammad Fazalullah. He offered condolence with the Mosavi family and prayed for the deceased soul.His contribution as a religious leader and humanist and to public life in various capacities will forever be remembered.